Assignment-1

Islamic Studies

س- دین اسلام کیا ہے؟ اس کے نمایاں پہلو بیان کیجیے۔

تعارف :-

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے ایک متوازن اور مکمل تصور حیات دیا ہے۔ اسلام یہ بتاتا ہے کہ زندگی کس طرح بسر کی جاتی ہے؟ کیا عمل کیا جاتا ہے؟ اور کس سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اسلام زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ "دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔" (آل عمران: 19)

اسلام کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم :-

اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے، سپرد کرنے کے ہیں۔ اور دوسرے لغوی معنی ہیں امن اور سلامتی۔
اصطلاحی اعتبار سے اسلام کی معنی ہیں کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو احکام لے کر آئے ان کی تصدیق کریں اور عمل کریں۔ اسلام کو اپنی رضامندی سے تسلیم کرنا اور اللہ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کو اسلام کہتے ہیں۔
"ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔" (سورۃ البقرۃ: 208)
ارشاد الٰہی ہے کہ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضامند ہو گیا۔ (5:3)

دین اسلام کے نمایاں پہلو

توحید :-

توحید کی لغوی معنیٰ ہے ایک ~~معبود~~ ماننا - یعنی دل اور زبان سے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے - زندگی اور موت کا وہی مالک ہے، اولاد دینے والا، رزق پہنچانے والا اور نفع و نقصان کا وہی مالک ہے - کوئی نبی، ولی، فرشتہ یا بزرگ اللہ کی ذات یا صفت کا شریک و ہمسر نہیں - توحید کے برعکس عقیدہ کو شرک کہا جاتا ہے -

قرآن مجید میں ہر جگہ پہ توحید کی تعلیم دی گئی ہے - سورۃ الاخلاص میں توحید کے حوالے سے فرمایا گیا ہے کہ "کہو وہ اللہ ایک ہے - اللہ بے نیاز ہے - نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد - اور نہیں ہے اس کا کوئی ہمسر" اسی طرح سے کلمہ طیب میں لا الہ الا اللہ اس عقیدہ کی عکاسی کرتا ہے - اس طرح سورۃ الفاتحۃ میں وہی عقیدہ قائم ہے - جس میں بندہ اللہ کی تعریف اور اس کی وحدانیت بیان کرتا ہے - اس سورۃ کو "سورۃ المناجات" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سورۃ دعا مانگنے کا طریقہ بیان کرتی ہے - اور سورۃ میں اللہ کا شکر ادا کیا جاتا ہے -

رسالت :-

رسالت کی لغوی معنیٰ ہے "پیغام پہنچانا" اور پیغام پہنچانے والے کو 'رسول' کہتے ہیں - قرآن کریم میں اللہ فرماتے ہیں کہ - مفہوم "اللہ پر یقین کرنا، ان کے ملائکوں اور ان پر جو کتابیں نازل ہوئی ہیں ان پر ایمان لانا اور ان میں کوئی فرق نہ کرنا -

اللہ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہر زمانے میں انبیاء و رسل مبعوث فرمائے یہ سلسلہ آدمؑ سے شروع ہوا اور محمدؐ اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں - آپؐ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے نبی و رسول بن کر آئے - آپؐ کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا - اگر کوئی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کاذب، دجال ہے اور اس کو ماننے والا کافر ہے -

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جس نے رسولؐ
کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔ (4:80)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "بے شک آپؐ اخلاق کے بلند ترین
مرتبہ پر فائز ہیں"۔

اسلام میں حسنِ کردار :-

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر عاجزی،
سخاوت، جرأت، عفو و درگزر اور بردباری جیسی عظیم صفات
کو پیوست کیا۔ رسولؐ نے فرمایا "مجھے اچھے اخلاق
کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"۔ (الموطا)
آپؐ نے فرمایا "اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ
ہے جو تم میں بہترین اخلاق والا ہو"۔ (بخاری)
"ترازو میں اچھے اخلاق اور ادب سے زیادہ وزنی چیز
کوئی نہیں ہے"۔ (ابو داؤد)
"ایمان میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جو
بہترین اخلاق کے حامل ہوں اور تم میں سے بہترین
وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کریں"
(سنن الترمذی)

انسانیت کے لیے بھلائی :-

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو انسان کی بھلائی کے
لیے بھیجا ہے۔ تاکہ وہ بھلائی کو فروغ دیں
اور برائیوں سے روکیں۔
آپؐ نے فرمایا وہ مسلمان معاشرے کے بیچ میں رہتا
ہے اور اس پر آنے والی مصیبتوں کو صبر کے ساتھ برداشت
کرتا ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو معاشرے سے
کنارہ کشی اختیار کرے اور اس پر ہونے والی زیادتی کو
برداشت نہ کرے۔

اسلام میں معافی کی تعلیمات :-

آپؐ نے فرمایا ہے "آپس میں بغض نہ رکھو، نہ حسد
نہ دشمنی اور ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ اور اللہ کے
بندے اور بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ
وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بات نہ کرے"۔ (بخاری، مسلم)

CS CamScanner

جیسا کہ اس حدیث میں استغفار کا ذکر کیا گیا ہے ہم اس خوبی کو آپ ﷺ کے اعلیٰ کردار میں دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب غیر مسلم ان کو برا بھلا کہتے تھے، اس نے کوئی رنجش نہیں اٹھائی۔ اس کے بجائے وہ صبر و تحمل سے پیش آیا اور ہمیشہ ان کے ساتھ مہربان رہے۔

خاص طور پر طائف میں اس نے اپنے پیارے چچا اور بیوی کو کھو دیا، تب بستی کے رہنماؤں کی طرف سے ان کو برا بھلا کہا گیا۔ اور ان پر پتھر برسائے، زخمی کر دیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی کہ مجھ پر رحم کر اور اپنی کمزوری کی شکایت کی۔ اور کبھی بھی ان قبیلے کے خلاف دعا کی جنہوں نے اسے تکلیف پہنچائی۔ صرف اللہ کو راضی کرنا تھا۔

اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں "انہیں معاف کر دیں اور نظر انداز کر دیں۔ کیا تم نہیں پسند کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (۲۴:۲۲)

اسلام خیرات کو فروغ دیتا ہے:-

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔"

اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے "جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگتی ہیں۔ ہر بال میں سو دانے ہیں۔ اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اپنا اجر بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۶۱)

اسلامی اسکالر "شیخ احمد" فرماتے ہیں کہ اسلام بلاشبہ صدقہ میں ثابت قدمی اور غریبوں اور مسکینوں کو خیرات دینے کو دین کا بنیادی پہلو قرار دیتا ہے۔ تاہم اسلام کسی بھی طرح فلاحی کاموں کو اقتصادی دائرے تک محدود نہیں کرتا۔ بلکہ صدقہ کے تصور میں احسان یا شراکت کا ہر قابل تصور عمل شامل ہے جو انسانوں یا خدا کی کسی بھی مخلوقات کی بھلائی کے لیے مقصد طور پر کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ جس طرح اسلام میں عبادت کا تصور زندگی کے تمام پہلوؤں تک پھیلا ہوا ہے، اسی طرح صدقہ کی تعریف زندگی کے تمام پہلوؤں کو اپناتی ہے۔

اسلام میں انسانی حقوق کی تکمیل :-

اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے "بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ہے۔ ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں مہیا کیں اور ان کو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی جنہیں ہم نے نمایاں طور پر پیدا کیا"۔ (سورۃ الاسراء: 70)

قرآن کریم کہتا ہے "اگر کوئی کسی کو قتل کرے، سوائے اس کے کہ وہ قتل کے لیے ہو یا زمین میں فساد پھیلانے کے لیے، تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ ~~قتل کے بدلے~~" (المائدہ: 32)

اللہ فرماتے ہیں "جس نے ایک جان بچائی گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی۔" (المائدہ: 32)

اسلام میں انسانی حقوق کے حوالے سے اہم عنصر عورت کی عزت ہے۔ جس کا ہر حال میں احترام اور تحفظ ضروری ہے۔
اللہ پاک فرماتے ہیں "زنا کی حدود کے قریب نہ جاؤ" (الاسراء: 32)
اسلام نے کسی آزاد انسان کو غلام بنانے یا غلام میں بیچنے کے ابتدائی عمل کو قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔ اس مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا "تین قسم کے لوگ ہیں جن کے خلاف میں قیامت کے دن مدعی ہوں گا۔ ان اتیوں میں سے ہے جو کسی آزاد آدمی کو غلام بناتا ہے، پھر اسے بیچ کر یہ قیمت خرچ کرتا ہے" (البخاری و ابن مسلم) یہ حدیث اس حکم کو کسی خاص قوم، نسل یا مذہب تک محدود نہیں کرتی۔

CamScanner